

1929
LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH
अवध पंच
लखनऊ
जिल्द
जلد چہارم
कीमत पेशगी
तिमाही
M. B. Khan

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں جھوٹی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکیہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس کی ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنائیے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھائیے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت، رائے کی اصابت بے رو رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو شائد اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما خیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے تو پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں گپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دولتخانے پر نیازمند منیجر تو نہیں پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں اور خوش ہوں گرانا مقصود نہیں ہے۔ لہذا اعادہ میں تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اگر مزید خریداری منظور ہو تو اطلاعی خط کا جواب دینا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) نیز اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اسکے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی مصلحت کے پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۴۱
مضامین غیر
۵ نومبر سنہ ۱۹۲۹ء

جدید اللغات

بقراط - ایک حکیم کا نام ہے۔ مگر اب جو کوئی بھی [illegible] سے لکھنا بقراط کہتے ہیں۔ یہ زبان کے تصرفات ہیں۔ بقراطی سے بقراطی اور بقراطی سے [illegible] ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔

بک بک - تقریر۔ اسپیچ خصوصاً لیڈر کی۔

بک بک جھک جھک - [illegible] خواہ مخواہ اور بے نتیجہ اشتغال سے کنایہ ہے مگر متمدن ہونے کے بعد یا معنی لفظ "بک بک" کا تابع مہمل جھک جھک پیدا ہو گیا۔

بک جھک (دیسی [illegible]) زبانی اظہار قصد سے [illegible] ہے۔ اگر [illegible] مقدس پر جب غصہ کا اظہار [illegible] بجز بکنے جھکنے کے سوا اور کوئی بس نہیں چلتا۔ بعض محققین "جھک" کو "جھینک" کا مخفف سمجھتے ہیں۔ "جھینکنا" [illegible] کے ہم معنی ہے جس کا تابع مہمل نہیں ہے۔ بلکہ "جھک" بھی ایک مستقل لفظ ہے۔

بکر و بکارت - دو اچھوتی چیزیں دوشیزگی اسکا ترجمہ ہے۔ حال کے تعلیم یافتہ اس ترقی کے جوہری نہیں حالانکہ یہ وصف خود حضرت مریم کے اوصاف عالیہ میں سے ایک اعلیٰ وصف ہے اور کنواری مریم کی قسم کھائی جاتی ہے لیکن مریم کی جنس جو یورپ میں ہے اسکی قدر و قیمت کو نہیں سمجھتی۔ اور [illegible] یورپ ہندوستان میں "کنوار پنے" کا جو قرعہ نوریوں کے پیشانیوں پر جگمگاتا رہتا تھا اب بوسہ بازوں کے [illegible] نشان کے پیچھے رہنے والا ہے۔

بکر وسعت فکر بھی ہے۔ یعنی اس فکر کا نتیجہ جس کے [illegible] ایک دوسرے کا [illegible] ہے [illegible] فکر کہلاتا ہے۔ فکر ہے بھی اس وسعت کا اندازہ قریب قریب سمجھنا چاہیے۔ [illegible] کی فکر ہو گئی ہے زنان بازاری۔ دوسروں کے شوہروں کا دام [illegible] لینا انکے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے بس "بکر و بکارت" میں کوئی فاصلہ نہیں ہے۔ ایک ساعت یا ایک شب کی گنتی کس شمار میں ہے۔

بلاق - شاقۂ اول الوقت۔ یعنی لنگر [illegible]۔ ناک میں لٹکانے کا آویزہ۔ [illegible] کی [illegible] کا گملہ۔ [illegible] کا قائم مقام [illegible] کا حلقوم [illegible] خواہ کسی شعر میں [illegible] جوت کا گرداب کا [illegible] نہیں [illegible] کی تجلیل - [illegible] مرحوم کی [illegible] میں لکھتے ہیں کوئی میرے سامنے بلاق لٹکا کے [illegible] شہر میں اسکا رواج کم ہو گیا مگر دیہات میں [illegible] پر ہے خصوصاً زنان بازاری میں سے جیسے دیکھیے اس "زوال تہذیب" کی یادگار ہے۔

بقال - [illegible] فروش مگر اب اخلاق [illegible] نتیجہ پر ہوتا ہے جو خشک [illegible] بیچتا ہے۔ [illegible] قوم کا دوسرا نام سمجھنا چاہیے کیا معنی کہ [illegible] ایک ہی چیز ہے۔

بلوغ - زندگی کی [illegible] دیوار پر [illegible] اور [illegible] کا سامان۔ والدین کی نافرمانی کی بسم اللہ۔ آرزوؤں کے [illegible] کا اظہار۔ شریک [illegible] کی تلاش۔

بم - [illegible] چیز۔ آلہ مردی و مردانگی [illegible] ہندو کا ابتدائی استدلال۔ [illegible] اسمبلی میں [illegible] دشمن کے سامنے سے بھاگا ہوا۔

[illegible] جو اپنی فوج پر شیر ہوتا ہے۔ [illegible] بگڑے دل عشق۔ بہانۂ قانون سازی۔ اگر [illegible] سے کسی [illegible] شہر پر گرے تو [illegible] دور وقت [illegible] کی دلیل۔ بالفعل [illegible] کے گولی گولی گرا [illegible] کی طرح [illegible] کا دل ٹھنڈا کرتے ہیں۔ چیز اپنی شہرت کی وجہ سے کسی تفصیل کی محتاج نہیں۔ فقط [illegible] کا نام ہے۔

بندر - ڈارون کا [illegible] آدم۔ سائنس تہذیب جدید [illegible] حکمت کی [illegible] ہندوستان [illegible] وہ وقت جس نے ایک ہی درخت [illegible] اور [illegible] پیدا کیا پھر [illegible] چیل بچا [illegible] یورپ میں پائی جاتی ہیں۔ اگر ڈارون صاحب نہ پیدا ہوتے تو یہ لوگ اپنے جد اعلیٰ سے ناواقف ہی رہتے۔ [illegible] ہونے کا سیاہ ٹیکا [illegible] پر لگا۔ خدا نے [illegible]

بندش - [illegible] کی [illegible] نسل [illegible] کا [illegible] جس چیز پر [illegible] ہوتی ہے بند ہو جاتی ہے۔ صرف "زنا" [illegible] کو اس سے کوئی علاقہ نہیں۔

بندا - [illegible] گوش کا [illegible] درخشاں صورت۔ عاشق یا شوہر کی جان کا وبال۔ ہر وقت [illegible] کرنے والا [illegible] جان [illegible] بالیوں کا مختصر نائب۔ بالی [illegible] کا اکلوتا فرزند۔ [illegible] گوش کے [illegible] کا [illegible] وہ جو [illegible] کے قریب رہے اندر نہ جانے پائے۔ [illegible]

بندر - [illegible] احمق [illegible] زر [illegible]

بندری یا [illegible] - [illegible] روشن [illegible] امتحان گاہ مردی۔ [illegible] آرام [illegible] سوالات [illegible] ہر حال قابل رحم۔ [illegible] آخر میں ہو گیا۔

بندوق - غیر قابل الذکر [illegible] ہندوستان میں علامت دہشت۔ اپنے وطن یورپ میں آلہ تہذیب [illegible] تمدن۔ "بندوقہ" (گولی) [illegible] جانداروں کی جان لینا جس کا کام ہے۔ اسکے [illegible] دنیا پر احسان کیا [illegible] ملک الموت کا [illegible] آسان کیا۔ تیر [illegible] ہوا [illegible] خاک۔ پہلے [illegible] آگ نے خاک کا ڈھیر بنایا عناصر کی جنگ جاری ہے نقصان [illegible] کے ہاتھ [illegible] مرگ، عزت۔

بنک - ذلیل سرمایہ داری۔ کتاب [illegible]

بوسہ - [illegible]

کبھی قصیدہ وصل ۔ کبھی ہجر اور ہوس ۔ گالوں کی داد بجا ارشاد کھینچنے کی ۔۔۔ مہر صفحہ ۔۔ گالوں پر جو قرنے کا آلہ ۔ وہ جنت میں پہنچ گئیں کبھی ہے جسے جہاں سب کچھ ہے وہاں خوبی جنت کا ذرہ بھی پڑھا ۔ وہ شاخ شاخ ہے جت جت بنلاتی کا کھیلا بھر جاتا ہے ۔۔ کی تری گالوں پر رہ جاتی ہے ۔ ے نقاش عشق اور بجلی اور بھی کہتے ہیں ۔

بنگ یا بھنگ ۔ آسا کی دوا ۔ جرأت زبان ۔ خاک سیر ۔۔ [illegible] ۔ سادھوؤں کی آنکھوں کا جلال ۔

بہادر ۔ خدا سے نڈر جو ۔ کمزور آور انسان کا غلام ۔

بہتان ۔ وسیلہ ستم ۔

بہار ۔ بدلو جی کی انتا ۔

بہانہ ۔ جا بے پناہ ۔۔ [illegible] ۔

بھرپیا ۔ غیر مستقل مزاج ۔۔ [illegible] بے پالیسی کا اخبار ۔۔ [illegible] زبردست ایڈیٹر ۔

بھڑوا ۔ جو اپنے مقصد کے علاوہ اور کچھ نہ سنے ۔ صاحب لوگوں کو یہ مرض بہت ہوتا ہے ۔

بھڑی ۔ موقع شناس ۔۔ [illegible] گوشت کی بو ۔۔ دیکھے یا خواہ کا چوہا کہیں پائے تو فوراً چڑھ کر بیٹھ ۔

بھو ۔ ۔۔ [illegible] ۔۔ ستم ۔ ۔۔ [illegible]

قرض کا دریا ہے ۔ ہزار بار ہو ۔ مہاجنوں کی دو دھاری تلوار ۔ اپل جوتی سرو جی کا وار بی اے ۔ سند ہمہ دانی ۔ سفارش نامہ بڑے نوکری بکوت کی ۔ ہمہ دانی کا شرف ۔ ایف ۔۔ قومی کا ذریعہ تعلق ۔ ۔۔ [illegible] کا استحقاق ۔ دین اور کتب ۔۔ کے سنخ و فسخ کی اجازت نامہ ۔

پیٹرہ ۔ باشغ ۔ محبوب ورنا ۔ [illegible] پھول ۔۔ نازک بدن ۔ [illegible] ۔ پیچھے کے شبابی کو کا ۔۔ دریا ۔۔ موجود ۔۔ آزادی دماغ کے دورکا ہے کا خیالی شہسوار ۔

بے قابو ۔ ۔۔ اخبار نویس ۔ ۔۔ [illegible] ۔۔ غرض ۔ ۔۔ بی بی ہے ۔۔ بچے جس پیٹر کے چلے جاؤ دیکھو وہی نمانہ ہو جاتی ہے جب ۔۔ کا دوسرا نام صاعقہ وجود ہے ۔

بے کلی ۔ بیاذ خودی ۔۔ بازاری ۔ بیٹی اُجرت ۔۔۔۔ ۔۔ کرنے کا حیلہ ۔

بیکار و بیکاری ۔ یا ۔۔ دیہاتی کی ۔۔ [illegible] ۔۔ شور ۔۔ [illegible]



۔۔ تم ۔ ۔۔ [illegible] ۔ آئینہ ۔۔ کی تعبیروں کی ۔۔ کا استرا ۔ ۔۔ الا طلاق ۔ زبان کی جا ۔۔ بجانے کا ۔۔ جس ۔۔ [illegible]

بیاج ۔ دریائے ناپیدا کنار ۔ مول سے پیارا ۔۔ کبھی ڈوبا نہیں ہوتا ۔ غیر سود ہے ۔

بیچا ۔ زوال حسن کے بعد جو شکل ہو جاتی ہے ۔ ۔۔ تعزیرات ہند متعلق ۔۔ ۔۔ [illegible] ۔۔ لکھا کا ۔۔ باقی ہے ۔

۔۔ ہاتھ ۔۔ جو لطف ۔۔ والی گلا ۔۔ کی ذمہ داری ۔۔ شاعری کرو ۔ یہ سب اقسام بیکاری ہیں ۔

بیگار ۔ وہی جو بیٹھے سے بھلی ہو جاتی ہے ۔ ۔۔ بیٹھے سے بیگار بھلی ۔ ۔۔ [illegible] ۔۔ جاتی ہے ۔

۔۔ [illegible]

قانون منع کرتا ہے مگر ان لوگوں کے ہاتھ میں قانون کے اڑیں بڑی باگ ہے وہ حاضت کی چلنے نہیں دیتے۔ لہذا اسے نعمت بے غیبہ سمجھنا چاہئے۔

بیمار۔ ایمان کا ہو تو اچھا ہے۔

بیت المال۔ معرب در اصل پیٹ المال تھا پہلے جسقدر مال مردم ہے پیٹ میں بھرتے چلے جاؤ جائے خلافت فنڈ ہو جاتا ہے۔ انگورا فنڈ۔

بیل بقر بڑ گڑ جاتا ہے مگر اس سے لوگ رشتہ جوڑتے گھبراتے ہیں۔ خدا کسی کو کنسرن شوہر نہ کرے۔ بیل بالکسر (یا بے مجہول) فٹ بالوں کی اصطلاح میں بیل پڑ جانا لگانے بجانے کے معنی میں انعام پانے کے ہم معنی ہے۔ ایک میوہ بھی ہے مگر خدا اس کے رس کی اثر سے بچائے۔ اس نے ایک مرتبہ چور کو پکڑوا دیا۔ چور صاحب چار پائی کے نیچے چھپے تھے۔ کتوال صاحب اپنی اہلیہ سمیت چار پائی پر دراز تھے اتنے میں چور کی بو آئی۔ گھر بھر میں بیل کسی نے کھایا نہ تھا۔ تلاش لی بیں وہیں رولی (کا یاد) اسی کو بیل کا یاد ہی رکھنی جا سکتی۔ کا ہوا گمرا تک تیار ہی ہے۔ بیل پہ کوئی پانا ہے جیسے ڈھنڈیا پڑی اور بیچارے وہیں نے دھر لیے۔ وضاحت کی یاد۔ فرش نہیں ہے تمیز اردو میں انگلش ایلین اور گوز کا یہی ترجمہ ہے۔ اسکے علاوہ نقل قول کی مجبوری۔ مزید یہاں لغت کے نقص کا خیال نہیں ہے)۔

بیلا۔ انگریزی باجا۔ پاؤں پھیلا ہوا ہے بیٹھ جاؤ اور پر سر نیچے۔ ٹیڑھی انگلیوں سے راگ کا گلا بھی دبا جاتا ہے۔ ایسی پسند کرنے والوں کو مرغوب ہے۔

بین۔ بالکسر وہ ساز جو بھینس کے آگے بجانا چاہیے۔ اور اگر بجانے والے گھبرائیں تو بھینس بین ہی سے ہونہہ ودستانیوں کو تھوڑی دیر کے لئے بھینس مگر دودھاری بننا اور پاگر دیکھائی کرنا مقصد ہے۔

بین۔ بالفتح فرد سے کے اور حاصل زوال کا پروپگنڈا۔

بھائی۔ ہم ساز ہی بھسم اور مصلحت۔

بھابی۔ تفریح گاہ دیور اور شوہر (ریڈر)۔

بھات۔ بنگالیوں کا پلاؤ۔

بھاجی۔ بھات کی زوجہ۔ (ماودہ)

بھاٹ۔ اخبار نویس جو کسی لیڈر کی پالسی کا پابند ہو۔

بھاپ۔ گورنمنٹ فری کا ادگیل۔

بھپارا۔ عرق غیرت۔ کونسل کے سرکاری ممبروں کی اسپیچ جو کسی خود غرضی کی حمایت کرنے والے قانون کی ضرورت پر دی جائے۔

بحتا۔ شعر جو غیر ما نوس الفاظ سے مرکب ہو۔ اس غزل کی صفت جو تہ چاہنے والے قاتلانی سے کیا جائے۔

بھانڈ۔ جو اپنی حالت یا حرکت پر دوسروں کو ہنسنے کا موقع دے۔

بھگتیا۔ بھانڈ کا جوڑ۔

بھولا۔ (بروزن مجہول) بھولا پن امیر کی حماقت کی تیغ۔

بھیک۔ خودروغا۔

(تمام شد ردیف با)

(باقی آئندہ)

ع بلموری

غزل

جو حصہ درد کے مشتاق ہو تو اے ہمراز میری
تڑپ لے ساتھ رکھ دیجے دو ہاتھ تیری بسری
ارے صیاد تنہا اپنے تیر ہی سے آنکھوں کی
مگر ہاتھ آ نے کی نہ شاخ آشیاں میری
مری ماں کو ہو جانیں سے پہلے دانہ کے علاوہ
اگر صیاد ہیں تو قطرہ دجلہ بیاں میری
ہما اور یوں ہوا انتظار روز ہجر جاناں کا
ہرے سوکھے ہوئے اسکے رہی کی ہچکیاں میری
الخا دیکھ لے سارا زمانہ رہا الفت کا
بجھ رہی تھی بس شکر تمہاری کھنیاں میری
جناب عرض مطلب پر کہا لیجے لے مجنوں سے
تمہیں اپنی پڑی ہے اور ہے ناتمام داستاں میری

جو صنعت عوام فروخت کرتے ہیں

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۹۲۹ء

بعدالت جناب منصف صاحب [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام [illegible] نالش کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ [illegible] بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے واقف ہو حاضر ہو [illegible] اور جواب دعوے کی دو [illegible]

[illegible]

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہاری مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ [illegible] کو جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

چونکہ [illegible] مقدمہ مندرجہ بالا میں [illegible] درخواست گذاری ہے [illegible] لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم بتاریخ [illegible] حاضر ہو کر وجہ ظاہر کرو [illegible] ورنہ درخواست مذکور کا فیصلہ کیا جائیگا۔

دستخط حاکم مجاز انگریزی (مہر عدالت)

جہاں کہیں چارے نہ دے پر آخر جج مانع ہے
کہ جب میں رد حسرت عالم میں سر تیز یاں میری
تمہاری دونوں آنکھیں آنسو ہیں تو ڈبڈبا گئیں
سنو گر کان دھر کر شدت میری داستاں میری
جہاں مجنوں میاں کی قبر پہلے نے بنائی تھی
اسی دیپ میں لٹکائی گئی ہیں ہڈیاں میری
روا یوں حاصل مقصد یہ شام وصل ہو جائے
کہ خود حلوا بنا چورا بنا دیں ہڈیاں میری
درد شداں پہ ہو ہے پنچ ہو سے دو لا روز آ کا ہے
الٰہ العالمین جلدی سے ٹوٹیں ہڈیاں میری

رئیس الشعراء حکیم محمد سمیع الدوحت الضاری

اجی حکیم صاحب! اکثر اشعار میں غیر منظم خود شاعر کی ہجو کرتی ہے اس زمین پر قدم ذرا سمجھ بوجھ کر رکھنا چاہئے۔ آئندہ یہ جرم عفو کے قابل نہ ہوگا۔ سمجھے؟ پنچ

لطائف

دنیا میں اکثر مقام ایسے ملیں گے جن کے گرد و پیش رہنے والوں شہروں کے باشندوں کو حمق کی نسبت دی گئی ہے مثلاً صوبہ اودھ میں بانگر مئو اور گرسی کا نام وہ صوبہ بہار میں بارہ یہ نام ہے۔ اصل یہ ہے کہ حمق کسی سرزمین کے ساتھ مخصوص نہیں۔ ہر زمین شیخ چلی ہے۔ یہ دلچسپ پیداوار اگر کسی زمانے میں کسی مقام پر بڑھ گئی تو گویا ہنسنے کا سامان مہیا ہو گیا جنہوں کی صورت دیکھ کے حضرت نصیب یاد آ جاتے ہیں۔

جہاں کوئی دیوانہ دکھائی دیا لوگ میاں مجنوں کی مثال دینے لگے۔ تشبیہ کا استعمال خود یہی اس امر کی دلیل ہے کہ دیوانگی کو کوئی مخصوص مقام حاصل نہیں۔ پیشہ کے غیر مشہور پاگل [illegible] پہچانے کا سکتا ہے کہ خود [illegible] سکون بھی پاگلوں کے وجود سے خالی نہیں۔ بس ہر مقام گرسی اور بارہ ہے جہاں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

متوجہ کرے۔

دیکھستان میں ایک ڈیوین خاندان حمق کے لئے بدنام ہے۔ حالانکہ خدا رکھے اس نسبت سے مل ہنانے والے گروہ کی لندن میں بھی کمی نہیں مگر کیا کیجئے بدا چھا بدنام برا۔ چنانچہ لندن ٹیلی گراف ایک مشہور کا خدا اخبار نے ڈیوین خاندان کے باشندوں سے متعلق چند لطائف شائع کی ہیں۔ مسٹر ڈبلیو پی وسلی ان کے مولف ہیں۔ مسٹر موصوف دیوانہ شہر کے رہنے والے ہیں اور نام خدا کوئی معمولی نہیں ایک کلیسا کے بزرگ استقف ہیں کیوں نہ ہو۔

کچھ شک نہیں کہ حضرت واعظ بڑی ہے چیز
ہاں اور بات ہے کہ ذرا بے وقوف ہیں

پنچ کے ناظرین مسٹر وسلی کے لطائف سے محظوظ ہوں۔ ؎ شمس (؟)

(۱) دو مسافر تازہ وارد دیوان شہر جب قریب تک آئے قصبہ الفرڈ کا سب سے پہلا لینڈ کی طرف بیس میل کی مسافت پیدل طے کر کے خیال کرتے ہیں کہ آپ وہاں کے اثر سے پیدا ہوا ہو۔ آپ جانئے اس شہر کے میل کوئی معمولی میل نہیں ہوتے کیا معنی کہ چڑھائی پر چڑھتے چڑھتے سانس پھول جاتی ہے اور رنگ آ جاتا ہے۔ شام ہو گئی مگر منزل کا ابھی پتہ نہ تھا۔ آخر ایک صاحبزادے سے پوچھا کہ میاں یہ شہر کتنی دور ہے؟

صاحبزادے نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ میں نہیں جانتا آپ بھائی کہاں رہتے ہو۔

ابھی رہتا ہوں یہیں۔ اچھا فرمائیے کہ اب یہ کب تک کتنی دیر میں ہم پہنچیں گے۔

یہ بہت مشکل کام ہے۔ مسافروں نے صاحبزادے کی طرف تعجب سے دیکھا اور آگے بڑھے۔ ایک فرلانگ راہ طے کی ہوگی کہ پشت کی جانب سے آواز آئی۔ اجی حضرت! اپنی بات کا جواب سنتے جائیے آپ دو گھنٹے چلئے کم و بیش پہنچ جائیں گے۔

مسافر۔ کیوں میاں یہ کیا تھیں راہ میں کوئی مل گیا جس نے بات کا جواب سکھا دیا؟

لڑکا۔ نہیں جناب!

مسافر۔ پھر کس طرح معلوم ہوا؟

لڑکا۔ دیکھئے۔ مجھے آپ کی رفتار کا حال معلوم نہ تھا جب آپ نے چال دکھائی تو میں نے اندازہ کر لیا کہ دو گھنٹے میں آپ ایک فرلانگ طے کرتے ہیں۔

(۲) کوئی نوعمر بچہ گاڑی پر چڑھا جا رہا تھا کہ ایک گڑھے میں گر پڑا قریب ہی ایک مزدور کام کر رہا تھا اس نے مدد کی۔ مزدور نے کہا۔ بھائی کیا یہ نامناسب ہوگا کہ یہاں ایک تختہ لگا دو جس پر احتیاط سے چلنے کی ہدایت ہو؟

مزدور۔ حضرت معاف کیجئے۔ سالہا سال ایک تختہ پر تنبیہ نامہ لٹکا رہا لیکن کوئی نہ گرا آپ ہی بتائیے کہ اس بیکار چیز کی اب کیا ضرورت ہے؟

(۳) لوگ کہتے ہیں کہ ہمدردی انسانی بھی حمق کی ہم جنس ہے۔ دیوانہ شہر کے باشندے طبعاً ہمدرد ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک بیوہ بڑھیا کی بیگم کا لڑکا [illegible] اس کا انتقال ہو گیا۔ [illegible] ٹکٹ خریدنے گئی لیکن اسے توجہ نہ رہی۔ ڈاکخانے کے منتظم نے ٹکٹ پیش کیا۔

بی بی۔ یہ کیا ہے؟

منتظم۔ ٹکٹ ہے۔

بی بی۔ کیوں کس کے واسطے؟

منتظم۔ مرحوم بیوہ کے لئے۔

بی بی۔ اوہ۔ بھلا اگر مجھے ٹکٹ کے عوض ایک صدمہ بیٹے کی جدائی تو میں اسے کیا کروں گا؟

(۴) شاید کوئی مرکزی دیوان شہر کا باشندہ لندن میں وارد ہو وہ ہمیشہ کوشش کرتا ہے کہ حتی الامکان عقل دکھائی دے مگر نتیجہ کچھ دونوں [illegible] کا ذکر ہے کہ ایک بڑھا کسان اپنی اہلیہ کے ساتھ ڈیون شائر سے لندن آیا۔ رعایتی ٹکٹ ریلوے نے جاری کر رکھے تھے تفریح میں تھی کی کفایت منظور تھی سوداگروں کی دکان کا سودا کیجئے اور دل بہلاتے ہیں مرتب ہی کیا ہے۔ منہ اٹھایا اور بے دھڑک پل پڑے۔ اتفاق اس برخوردار بزرگ کا گزر ایک وکیل کے دفتر کی



غضب خدا کا بچوں کی شادی کر دی؟
"ہت تمہاری آرزوؤں کی ایسی تیسی"
دھرے گئے دلِ خانہ خراب کے بدلے

عیب ندارد
نکاح تو ہے جرم پھر آؤ یونہی سہی


ز غارت چمنت بر بہار منت است
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

عورت ہوا۔ ساتھ ہی وہ لڑکا تھا مگر لذت کی ضرورت
نہ تھی۔ ظاہر ہے کہ وکیل کے دفتر میں میز کرسی کاغذ
کتابوں کے سوا اور ہوتا ہی کیا ہے۔ مگر اور وکیل
نرالوں کو کرسی پر بیٹھے، دستہ بیچ، کار خلیفہ پڑھتے
اور شبیل چبا کے بھی جاتے تھے۔ بڑے میاں نے پوچھا
حضرت میاں کیا کہتا ہے؟ دونوں میز بان ہنسے اور
بنانے کے طور پر کہا "میاں بیوقوف بکتے ہیں۔ بیچارہ
ابتک خاموش تھیں رہے عمر کے بوس "پیارے
چلو یہ دوکان تو جل گئی ہے ساری دوکانوں میں
سوئے رو رہی رہ گئے ہیں"

(۵) ایک دیہاتی شہری جوڑا آکسفورڈ میں بھیجا
اُسوقت اسٹیشن میں وقت تکھانے کے لگ چکا تھا
آپ جانیے وقت پر چلے جیل چڑھنا آسان نہیں۔
معلوم ہوتا ہے کہ قسمت القدیر میں وقت چلے جانے ہی
بڑی بی کی سانس تھے اوپر ہونے لگی۔ بڑے میاں
کا ہاتھ پکڑ کے بولیں "پیارے اس آفت سے میں
اگر بچ نہیں تو یا ضرور مر جاؤں گی" بڑے میاں
نے گھبرا کے جواب دیا۔
"جانی کہیں ایسا غضب نہ کرنا۔ اسٹیشن والے کفنوت
صرف ماتھے پر [illegible] چالیس شلنگ
وصول کرتے ہیں"

(۶) ایک باشندہ ڈبلین فائر [illegible] گیا۔ وہاں محلہ
میں اکھن چکر پر جو سوار ہوا تو [illegible] رفتاری نے
حواس پراگندہ کر دیے چلا کے کہنے لگا "بے پناہ خدا
نہایت اندیشناک"
امریکن ساتھی "بالکل جہنم"
ڈبلینی "آہ۔ تم اہل امریکہ بہت جلد [illegible] پہنچ گئے"

(۷) ایک بڑی بی پہلی مرتبہ ریل پر سوار ہو کر [illegible] فورڈ
کی عازم ہوئیں۔ بالمنسٹیل جنکشن میں [illegible] جانے
کے لیے گاڑی بدلنی پڑتی تھی انھیں [illegible] کہا "مادام
کیا آپ بیشفورڈ جائیں گی" مادام تھیں [illegible]
جواب دیتیں اُن کی بلا جب گاڑی فراٹے بھرنے لگی
تو جھلا کے بولیں "گستاخ کہیں کا۔ جان نہ پہچان
بڑی خالہ سلام۔ زبردستی مخاطب کرتا جاتا ہے"
بہرحال نہ ملاقات کو باقی رکھے۔ چاہے کہیں کو

ساتھ بغیر ملاقات کے عملاً کی زندگی بے علاوہ [illegible] کیپیٹل
میں بم پھینکنے والوں کی گستاخی کمینوں نے
خواہ مخواہ تنخواہ [illegible] کا ڈول ڈال دو فقط

شمس النساء

منطق آرا بیگم بنام حکومت ہند

منظور ہوا۔ میں بہت دنوں سے ہندوستان کی
گت بنی ہوئی دیکھ رہی ہوں اور یہ بھی کہ فرنگی کے
بگاڑے تم بھی بگی ہوئی نہیں ہو۔ تمہارے دل
سے لگی ہے کہ کسی نہ کسی قوت (قانون) کی گرمی
سے بغاوت کا بیج جل جائے اور پھر اگلے سے دن
پلٹ آئیں مگر ہوا۔ کسی کی جوانی پلٹ کے آئی ہے
جو تم یہ ہوس رکھتی ہو جیسی ہوں کہ زلیخا نئے سرے
جوان ہو گئی تھی۔ دنیا بھر میں ایک عورت اگر جوان
ہوئی بھی تو کیا ہوا۔ میں بھی بڑھیا رہی تم بھی بڑھیا
ہو اور دوسری عورتیں بھی بڑھیا ہیں۔ اسکے علاوہ
بی زلیخا جوان ہوئیں بھی تو پھر عزیز مصر کا پہلو نہ
گرما سکیں۔ ہندوستان یوسف نہیں وہ تو خود ہی
عزیز مصر ہے اسکے لیے تمھیں جوانی کی ہوس نہ ہو
تو اچھا ہے۔ اور اگر گٹھیاں بدوا کے ترنت جوانی کا
رنگ روپ نکالا ہے تو بس بڈھے کو بھی بجلیاں
ہو گئے جوان بننے دو ایسے کہ کوئی جوان مرد اپنی
نانی کی پہلو نشینی پسند کرتا ہے نہ جیتی کنواری جوان
عورت دادا کی سیج آباد کرنے پر مائل ہوتی ہے۔
ڈچ اور [illegible] یہ دو تیرے ہیں ضرور کچھ دنوں کے واسطے
اس قسم کا رشتہ جوڑ دیتی ہیں مگر وہ رشتہ کچے سوت کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور سانٹھ قبول کرنے کی صلاحیت ایک ہی میں ہوتی ہے
یا طاقت سے جو بناوٹی رشتے پیدا کیے جاتے ہیں وہ موافق نہیں
نہیں ہوتے وہ غرض کے رشتے ہوتے ہیں۔ ابھی
قیصر جرمنی کی مرحومہ بہن ان رشتوں کا رونا رو کے
رو گئے مری ہیں اور یہ جیل مرنے والی نہ تھیں [illegible]

دولت کا لب لگا کے ایک بیہودہ بے پیشہ نوجوان سے
سانٹھ گانٹھ کی۔ مگر پچھلی تحریر دن بیسر شیر [illegible]
اُن کا نام تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے لیکن دفاتر
خداوندیوں اور امیروں میں سیکڑوں ایسی مثالیں
ملیں گی۔ مرد جوان ہوا تو بڑھیا عورت کے مارے ظاہر
میں بڑی بی کا پاؤں مرید بنا رہا۔ ادھر آنکھ اوٹ
ہوئی اُدھر کسی چھوکری پر ڈورے ڈالے۔ اسی طرح
عورت جوان ہوئی تو چھپا چھپا کے اپنے ہم سن سے
آنکھ لگا بیٹھی۔ یہی دنیا کا دستور ہے۔ بوا تم خود بھی
اچھے اتنی عقلمند ہو۔ دولت ایک ٹیکی کی وکٹوریہ کا تجربہ
دیکھ چکی ہیں کہ سارا دھن کا ورڈ بالکل گیا۔ اور یہ
کہ اب اصلاحات اور اختیارات کی طمع بھی اسے بند
نہیں کر سکتی۔ تم ایجی ٹیٹری ہو مگر تمہارے دشمنوں کے
بجا دیں نہیں۔ وہ اپنے کام میں مشغول ہیں۔ ادھر
ادھر کے واقعات سے میں یہ نتیجہ نکالتی ہوں کہ
کا انتقام لینے کا جو طریقہ اب اختیار کیا گیا ہے وہ گزشتہ
طریقے کی نسبت زیادہ خطرناک ہے یعنی نوجوانوں کے
دل میں یہ ڈسنگ پیدا ہوگئی ہے کہ تنہا تا نام کرنے کی
ضرورت نہیں۔ ایک یا دو آدمی لڑنے مرنے پر آمادہ
ہو جائیں اور کھلم کھلا جرم کرکے اپنے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں
پہن لیں یا پھانسی کے تختہ پر جھوم جھوم لیں۔ اسوقت
ایک مقدمہ میرٹھ میں چل رہا ہے۔ دوسرا لاہور کے
پھول پھل اور دونوں تحصیلوں کا ذیل حکومت کی
نگاہ میں بھی بہت بڑا ہے اور رعیت کی نظر میں بھی۔
اس مقدمہ بازی کا فیصلہ جو کچھ ہو اس سے ہندی کو
غرض نہیں لیکن ملزم بری ہو جائیں تو ان کی تقدیر اور
اپنس کے سزا پائیں تو تمہاری تدبیر۔ میں تو دعوت
کی بھی خیر خواہ ہوں زلیخا کی بھی

سامنا حسن وعشق کا نہیں غرض اور لالچ کا ہے۔
خود غرضی اور ہوس کی آگ جب تک عشق و محبت کی
اُسوقت تک ایک طرف جان پر کھیل جانے اور دوسری
طرف پکڑ دھکڑ جیل خانے میں سولی ورد کا تماشا ختم
نہ ہوگا۔ خطبہ [illegible] اب کام [illegible]
پرکیس کے [illegible] بیان [illegible]
مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے [illegible] نا ممکن [illegible]

کے کانوں میں جو ہوا سا گئی ہے وہ آسانی کے ساتھ نکل جائے۔ خصوصاً جبکہ ولایتی طبیب صاحب نے طرز رہائش گورنمنٹ کے بیسیوں میں ناقص اور نام نہاد اختیارات) دشکہ ورزش کے بچوں کا رانگ نہیں کرنے کھلے کے بچوں کا عصا تجویز فرمایا ہے۔

سائمن کمیٹی کیا اپنے دل میں کیا کہہ چکی۔ وزیر ہند کچھ لئے کیے بیٹھے ہیں ویسرے کا منشا کچھ ہے ہسٹن اور اوڈوائر کچھ الاپتے ہیں۔ ہندوستانی سائمن کمیٹیاں کسی اور ہی پارے میں ہیں۔ واللہ یہ تو نری گھڑی دل لگی ہے۔

خلیفہ ہارون رشید کی حکایت کبھی پہلے بھی لکھی جا چکی اب پھر دہراتی ہوں کہ ایک مرتبہ جعفر وزیر تماشئی شہر اور خلیفہ تفریح کے لیے بھیس بدل کے نکلے ایک شخص جسکی آنکھوں میں بامعنی پر بال اُگے اور کیچڑ کا مرض تھا ٹٹو پر سوار سامنے سے آتا دکھائی دیا۔ دیہاتی آدمی پر ہمیشہ اہل شہر کا ذہن اور تیز ہو جاتا ہے۔ جعفر کو خلیفہ نے اپنے حق کی قسم دی کہ اس مسافر سے دل لگی کرو۔ وزیر نے عرض کی حضور اس کا خیال رہے کہ دیہاتیوں کے منہ میں لگام نہیں ہوتی وہ صاف دل اور بے ادب ہوتے ہیں نہیں وہ جو کچھ کہے گا سننا پڑے گا۔ خلیفہ نے فرمایا: کچھ بھی ہو تو دل لگی کر۔ جعفر نے بڈھے کو مخاطب کیا: السلام علیکم بڑے میاں کہاں چلے؟

بڈھا: علیکم السلام۔ بغداد کا ارادہ ہے۔ شفاخانہ جاؤں گا۔ آنکھوں کا علاج کروں گا۔

جعفر: اقا تمھاری آنکھیں مریض ہیں تو اچھا نسخہ بنسخہ مجرب ہے:۔

"آفتاب کی کرن۔ چاند کی چمک۔ شمع کی لو۔ ہوا کی تک ودو۔ گاڑی کی چوں چوں۔ موتی کی کھٹ پٹ۔ بجلی کی چمک۔ اوس کی سفیدی۔ رات کی سیاہی۔ کو ڈھیو جالو۔ اور کالی میرا کو کاٹنے میں تو تو ... کے ... کی زردی میں ملا کر لو اور سوتے سے آنکھوں میں لگاؤ انشاء اللہ سیاہی رہے گی نہ سپیدی آنکھیں اماسی ہو جائیں گی۔"

بڈھے کو تصنیع وقت پر غصہ آیا مگر آدمی تھا ذہین جیسی رہی دوائیں جعفر نے تجویز کی تھیں ویسی ہی فرضی اور بے اصل اُجرت اس نے دس منشد نکالی ایک مرتبہ قربوس زین پر جھکا اور ہم ترازو کے سلسلہ مانند ہی اُجرت ہوائی کا نکالنا شروع کیا۔ جب فارغ ہوا تو کہنے لگا "وخذ ھذا الظرف اجرتك ولو نفعنا به لزدناك" (میاں تو یہ تمھاری نسخہ کی اگر تمہارا نسخہ فائدہ مند ہوا تو کچھ اور دوں گا)۔

بوا میں دیکھتی ہوں کہ نئے نئے قانون کی ایجاد اور کمیٹیوں کی اڑان گھائیاں جعفر وزیر کے نسخہ کے اجزا ہیں۔ اسمبلی میں دل لگی بازیاں لگی ہوتی ہیں۔ دیہاتی وجہ شیلے نوجوان جو ملکی ترقی کے سرسبز اور آزادی کے اجزن سے اپنی کرکری کی آنکھیں درست کرنے کی فکر میں مجلس قانون ساز سے مدد اور خیر خواہ تو پر وقتی کے امیدوار ہیں اُسی بڈھے کی طرح جس نے وہی نسخہ کا ہوائی جواب دیا تھا جس پہ بے دو ام نیچوڑنے پر آمادہ ہیں۔

یہ حالت تمہارے حق میں مضر ہے۔ اور پاس پڑوس والوں کو اپنے اوپر ہنسوانی بھی ہے۔

بوا۔ تم سے کچھ جیسا نہیں تم بے شک جوانی کو پلٹ کے پیدا کر سکتی ہو۔ تم نے ہمیشہ جوانی کا لحاظ قائم رکھنے کی کوشش کی لیکن خالی خولی ... سے کیا ہو سکتا ہے۔ طبیعت اور صورت میں وہ تازگی نہیں جو یوسف کی خاطر سے زلیخا میں پیدا ہوئی تھی۔ خدا کی عنایت سے ہندوستانی تمہاری ذات کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ ذات ... کی فرمائش نہیں کرتے وہ فرزق سے بدظن ہیں۔

دیکھو لارڈ اردن یہاں آتے ہی انھوں نے جوانوں کی طرح سینہ تان کے ۱۹۲۹ء کا اعلان کر دیا اسوقت اصلاحاتی برسوں کی ایک دہائی ختم ہو رہی ہے دوسری دہائی میں نئی پوشاک ملنے کی امید ہر دل میں ہے لوگ سمجھے کہ ۱۹۲۹ء میں جو کچھ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا آئندہ وسطی میں شاید مل جائے۔ ابھی سر ... کا برش ...

اندر ہی تھا کہ ولایتی پارلیمنٹ کے سوال جواب نے ابال پر چھینٹا دیا یعنی وعدہ صحیح ہے مگر اس کا وقت غیر معین ہے آپ ۱۹۳۰ء کے ساتھ ۱۹۲۹ء کو پیوستہ کیوں کرتے ہیں اور لارڈ صاحب نے کہا ہی کیا جو آپ شرما لے گئے کیا قول قرار کوئی جرم ہے؟

بوا میں سچ اور سچائی کی قدر کرتی ہوں مگر یہ توضیح و تصریح مصلحت کے موافق نہیں ہے۔ کیا تمہیں کہ مقدموں کی روداد پولیس کی رپورٹیں اور خود تمہارے بیانات گواہ ہیں کہ ہندوستان میں بغاوت کا درخت دھرتی بیل کی طرح اندر ہی اندر پھیل رہا ہے۔ کیا یہ تصریح ان خود سروں کے ہوائی جواب کی وجہ میں زیادتی پیدا نہ کرے گی۔ یا ہندوستانی سائمن کمیٹی کا ضمیمہ جس نے اپنی رپورٹ حال ہی میں شائع کی ہے اس ہوا کو بگاڑے گا۔

مجھے ترا ڈر ہے کہ ... گئی ہے۔ تم اپنا ... درست کرتے ہو ... آکر ناک بھیڑ ... ابھی آنی کافی ہے جو کہنے والے ہیں۔

آخر میں دعا کرتی ہوں کہ خدا انجام بخیر کرے تم بھی جوانی کا شگوفہ دیکھو۔ اور ملک ہماری جوانی کے درخت کے نیچے پروان چڑھے۔

والدہ ...

مشفق آرا بیگم

معذرت

[illegible]

درخواست

[illegible]

ضعیفی دُور کرنے کی تدبیر

موت کو تو کوئی نہیں روک سکتا لیکن امر کی کمزوری ... ضعیفی دُور کرنے کی تدابیر نکالی جا سکتی ہیں ... اعضا کو حرکت دیتے رہیے ... اور دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہے گا۔ اعضا کو کس طرح حرکت دینی چاہئے اس کے واسطے کتاب میں ... تصاویر دی گئی ہیں کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں یہ کتاب زیادہ تر بیماریوں کے واسطے مفید ہے جو گھر سے باہر ... ورزش وغیرہ کرنے کا موقعہ نہ ملنے کی وجہ سے ... بواسیر اور دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم خود اس کے مطابق عمل کر کے فائدہ حاصل کیجئے ... اس کتاب کی صفات کو دیکھتے ہوئے ہم نے اس کی قیمت صرف ایک روپیہ رکھی ہے تاکہ عام طور پر لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکہ سنجار کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح مقویات ... کے استعمال سے ضعف ... خون اور مادہ تولید کی خرابی ... بدخوابی اور دیگر امراض مخصوصہ کا دور ہونا قدرتی امر ہے ... قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ ...

المشتہر: وید شاستری ... جاگرہ ... ایجنسی اودھ ... لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) ... کے ختم ہونے کی اطلاع ...
(۳) ... کم از کم ... قبول نہ کیا جائیگا۔
(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا ...
(۵) علاوہ ... محصول ... جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ ... جسمانی ... طبیبوں کے ... سے ... ہیں اور اس عالم میں ... صحت حاصل کرنا ... بہار ... اگر آپ لکھنؤ کے نامور تجربہ کار اور حاذق الاطبا کے مشورہ سے ... فیض فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ایک کارڈ لکھکر دواخانہ معدن الادویہ کی فہرست ... فائدہ اٹھایئے ... تمام مسلمانوں کا ... ہے

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج ... لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۶ء

(۱) اردو کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے سیاسی ادبی اخلاقی مضامین اور کارٹونوں کا مجموعہ خزانہ کتب میں محفوظ رکھنے کے قابل قیمت فی جلد ... علاوہ محصول۔

(۲) ۱۹۲۸ء کی چند ششماہی جلدیں جولائی ۱۹۲۸ء تا دسمبر ۱۹۲۸ء برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں قیمت مع محصول ڈاک ...

(۳) مجلد ۱۹۲۷ء کے ... اخبار میں ... کے بہترین نمونے موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو جلد طلب فرمانا چاہئے۔ قیمت ... علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظرافت

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا منظوم سفرنامہ عراق عجب دلچسپ نظم ہے۔ جسے اور شاعری کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھانا ہے قیمت ... ٹکٹ بھیجکر وی پی اور منی آرڈر منگا لیجئے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس ... راگ راگنیوں اور ایک گراموفون کی طرح ... جو حرکات کا ... سکتا ہے۔

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کی ... ایڈیشن ... جو جاننے والے جانتے ہیں ... اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے ... سینہ کو ... سفینہ بنا دیا ہے

یعنی

تان سین کے وقت سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی ... کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار ... لوگوں کی ... اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں ... کہ اگر آپ سُر ... اور ... پر قادر ہیں تو کتاب کے ... سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدا سے ... میں لکھے ... ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں۔ جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ... ستار ... ساز ... سے کام نکال سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر ... کتاب میں ... روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکر یہ کتاب ... حصہ دوم ... مقبول ... کے استادوں کا ... موجود ہے۔

اصلی قیمت ... آخر دسمبر ۱۹۲۹ء تک چار روپیہ ... منی آرڈر ارسال ... وہ ... فائدہ میں رہیں گے۔ ... قیمت ...

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ